

<p>۱۰ بیابی جان با جو کھنکھانی غمنا ہر خط و کھنکھان سے ساری غمنا تو کھنکھانی غمنا کی جان غمنا دیوار سے سر اچھو لگا کر غمنا</p>	<p>۱۱ چرخِ افراتفرات کی تھی بوجھ کر دنیا کے گردن سے دکھائے میں بوجھ کر دنیا کے میں مجھے جاننا غمنا ہے خاتونِ مست اب فلو غمنا کو آغوش</p>	<p>۱۲ خوشبو کو اگر کھنکھانی غمنا یاد کھنکھانی غمنا کی جان غمنا کہتی کہ کوئی رازت جی ہو راز غمنا خوشبو یا غمنا میں مجھے تو آغوش کی</p>
<p>۱۳ کئی تھی سفر کر کے پیٹھ وطن سے پرواز مری روح نہ کیوں کو گئی تھی</p>	<p>۱۴ خاقت بنیں غم سننے کی اب میرے جگر میں تاریک ہو بن شہ کے جہان میری نظر میں</p>	<p>۱۵ بھیڑا کیسا یاد ذرا تو لے بہن کو میں دیکھنے کو آئی تیرے چھوڑ دین کو</p>
<p>۱۶ تیرا آگے ہی جو جوانی میں لگا اسطرح جھٹکا لگا لگا کھنکھانی غمنا کیوں فون بگاڑ لگا کھنکھانی غمنا اس دور سے زہرا نے چلائی میں لگا</p>	<p>۱۷ پرواز مری روح جو کھنکھانی غمنا چھوٹے چھوٹے دن رات اس کھنکھانی غمنا ظاہر میں تو لگتا ہو شاہ زہرا سے اب یہ ہے لگا لگا کر کے لگا لگا</p>	<p>۱۸ کھنکھانی غمنا کی جان غمنا تیرے جی رازت جی ہو راز غمنا بھیڑا میری میں تیری کھنکھانی غمنا فرمان ہو آئی تیری کھنکھانی غمنا</p>
<p>۱۹ دل درد علم سے مر ابا مال ہوتا دوری سے بدر کی مر ایا حال ہوتا</p>	<p>۲۰ اسطرح سے روز کے شبھی کہو دی غمنا پیشیر کو دیکھ لگی تو خوش ہو دی غمنا</p>	<p>۲۱ پھر چوتھی میں جا کے قدم اپنی پیو بھی کے قربان مری روح بہت ہو تھی کے</p>
<p>۲۲ میں مجھے سے مزاجی غمنا میں لگا کھانا پر نہ پیار ہو وقت کی دعا ہو جہان ہوتا کیوں دور ہے مجھے فقہا ہو اسطرح کہ مجھے سے جھلافا لگا لگا</p>	<p>۲۳ سنتی ہوں کہ نام کھنکھانی غمنا بابا سے میرا بیاہ کی پر اسکا غمنا تھی ہو در دین کا لگا لگا لگا لگا بیجانی مجھے سب آج وہاں فلو لگا لگا</p>	<p>۲۴ تیری ملازمت دیکھ کر کی جا کے روٹی قدم شاہ کو اکھوٹا لگا لگا بھلا لگتی جو میں شک بیا کہ کہتی کہ جھلافا لگا لگا لگا لگا</p>
<p>۲۵ دیدار میرے نہیں ہو تا ہر دیر کا اب جینا مناسب نہیں مجھ سے جگر کا</p>	<p>۲۶ پوشاک شہانی نظر آئی جو بسن کی سو بار ملائیں میں تانسم کی در لکھن کی</p>	<p>۲۷ ای جا تید و لگیر جو جاتی یہ صفرا ہر ایک کو یوں دیکھنے کو آئی تیرے صفرا</p>

<p>سلاطین جب تکوید ان مورثان کے لئے بیاضت میں آنے لگے کو بیان کچھ کر کے مریہ کی بیاضی میں میں مریہ کی بیاضی میں</p>	<p>سلاطین آئی مریہ کی بیاضی میں دہری مریہ کی بیاضی میں مریہ کی بیاضی میں</p>	<p>سلاطین مورثان کے لئے مریہ کی بیاضی میں مریہ کی بیاضی میں</p>
<p>یعنی نہ کہے تو اسے پھر کے بیان سے فرقت میں لگائی گئی مریہ کی جان سے</p>	<p>گلد سہ مریہ کی بیاضی میں نام مریہ کی بیاضی میں</p>	<p>کسی تھی کہ مریہ کی بیاضی میں جیسا تھے دونوں مریہ کی بیاضی میں</p>
<p>سلاطین بیاضی میں مریہ کی بیاضی میں مریہ کی بیاضی میں</p>	<p>سلاطین مریہ کی بیاضی میں مریہ کی بیاضی میں</p>	<p>سلاطین مریہ کی بیاضی میں مریہ کی بیاضی میں</p>
<p>اس وقت مریہ کی بیاضی میں اس وقت مریہ کی بیاضی میں</p>	<p>اگر والدہ اب غامدہ کی بیاضی میں مریہ کی بیاضی میں</p>	<p>کسی تھی کہ مریہ کی بیاضی میں اگر مریہ کی بیاضی میں</p>
<p>سلاطین مریہ کی بیاضی میں مریہ کی بیاضی میں</p>	<p>سلاطین مریہ کی بیاضی میں مریہ کی بیاضی میں</p>	<p>سلاطین مریہ کی بیاضی میں مریہ کی بیاضی میں</p>
<p>مریہ کی بیاضی میں مریہ کی بیاضی میں</p>	<p>سوا ب دل مضطر کو ہمارے یہ نہیں ہے اس قسمت میں مریہ کی بیاضی میں</p>	<p>میں جو مریہ کی بیاضی میں کیا مریہ کی بیاضی میں</p>

<p>عقلے چونین نہ کہ تھکا تھکا اور نہ پلینا بوجو تھکتا واسطے جاتی ہی سواری کرنا بہت خاطر ہو گرتیہ واری سو تو نہ تھکادین نہیں تو تیرا ہی کھارے</p>	<p>عقلے دل بھرتا کر کرنا تھی تا شکم بارگ جی بستی تھی تیرا رخت پودہ جا کر خانی سے کہا کرتی تھی تا باخدا کھاکر شکل اپنی دکھا دینی پدہ خواب میں اگر</p>	<p>عقلے کون کچھ کیوں شکل نہیں اپنی دکھائے کیوں خواب میں تھکانے نہیں جگجو حیران ہوں عباس نہیں خواب میں آتے کالت پو مری تا کہ نہیں اپنے بے بہانے</p>
<p>ابو دل مضطر ترا خوش ہو گیا مضنرا ویدار مرا جگجو میسر ہو اضمنرا</p>	<p>چھاتی سے نکا دے علی اکبر کچھے یارب شکل اپنی دکھا دے علی اضمن کچھے بابا</p>	<p>حیران ہوں کیوں خواب میں آتے نہیں اکبر کیوں کھیلنے کو جگجو بلائے نہیں اکبر</p>
<p>عقلے کون تھی کسی شاد کہ وہ دن میں کچھ کچھ کہہ کر ہو اے پیر پیر خوی تھو رانے علی اکبر کو جو ہے ہونے پیر خون پیر کچھ تو میرے کچھ پیر پیر</p>	<p>عقلے کون کچھی خاطر تھی خواب میں جانی تھی شکل کسی کی تہے خواب میں آتی جی صبح کو آ کر تھی تو تھی اسکے پانی اورانی کو روکے یہ بجار ستانی</p>	<p>عقلے چران ہوں آتی ہوں اپنے آتی نہیں ان چران ہوں کیوں شکل دکھائے نہیں ان چران ہوں کیوں تھکانے نہیں ان چران ہوں کیوں اس جگجو نہیں ان</p>
<p>جو صدمہ ترے اس دل مضطر پہ ہوا کہ اکو فاطمہ دلیگر یہ قسمت کا لکھا ہے</p>	<p>کہ ہلوم نہیں قسمت بد میں مری کیا ہے احوال پر نانی مرے اب رونے کی جا ہے</p>	<p>حیران ہوں کیوں جگجو بھولی بھول گئی ہیں حیران ہوں کیوں جگجو بھولی بھول گئی ہیں</p>
<p>عقلے ہوئی تو خواب میں کہ درد کی ماری جیلے سے کتر ماری تو شہسہ ماری سو نہت جو میں کہ تہے تیرا ماری کھلے پہل تو جیہ سرد اور ہی ماری</p>	<p>عقلے کچھ صبح میں شام تک کسب ہو گیا دل سے ہی تھی ہوں کہ اے تیرا پیر جی ہوتی کر شہسہ تھی ہوں باہالت پیر جی جگجو کہہ دیکھ پیر خواب میں تھو</p>	<p>عقلے کیوں خواب میں جگجو نظر آتے نہیں ہم نہیں گیکھسے باخدا کہہ دیکھتے نہیں ہم شادی لایکھے نیکہ دلانے نہیں ہم سو غات مسواسطے لانے نہیں ہم</p>
<p>اسطرح سے تہا وہ مجھے چھوڑنے جاتے اسطرح پدہ آس مری توڑنے جاتے</p>	<p>حیران ہوں کیوں شکل دکھا نہیں بابا کیوں خواب میں جگجو نظر آتے نہیں بابا</p>	<p>کیوں ان آکے گلے سے نہیں لگھاتی سکی نہ کیوں خواب میں صورت نہیں دکھلاتی سکی نہ</p>

<p>۱۱۷۷ کتبِ مرقیہ نامی سے بتاؤ تو خوار ثابت ہوا ان لوگوں کو کہ جب ہم ہمارا اتنی جانتا ہے تب تک نہیں انکے نظار اتنی جانتا ہے تب تک نہیں انکو گوارا</p>	<p>۱۱۷۸ کتبِ مرقیہ کو خواب میں جو سب دیکھتا یہ مالک و صاحبِ خیر سے خالقِ مرقیہ کا ظاہر میں نہ اسکل بھیجے گا کی دکھائے وہ جو جسی ختم و دیدہ کی امید برائے</p>	<p>۱۱۷۹ کتبِ مرقیہ کی دوری کا یہ کتبِ مرقیہ کی دوری بابکے لیے مالکِ مرقیہ کی دوری رات ہر کبھی کی صورت اسے یاد آتی اور ذرا کتبِ مرقیہ کو اوجا یہ بوساتی اور ذرا</p>
<p>۱۱۸۰ فرقتِ مجاہد انداز کی دکھلائی ہے سب نے جو خواب میں آنے کی قسم کھائی ہو سنے</p>	<p>۱۱۸۱ شکوہ بھی کروں سیکے گلے سے بھی گلوین فعلینوں کی پیسیر کی آنکھیں بھی ملوین</p>	<p>۱۱۸۲ تم مالک و عا اسکی اب امید ہر اوس جلدی سے سفر سے شہر جن اشراوس</p>
<p>۱۱۸۳ کتبِ مرقیہ میں ان کی من کو کھو دکھائی ظاہر میں کتبِ مرقیہ کی دوری شاہدین میں مالکوں کو کھو کھو پائی از زمانہ ہونے مالکوں کو کھو پائی</p>	<p>۱۱۸۴ کتبِ مرقیہ کی کتب سے پہلے سے نہیں کتبِ مرقیہ کی کتب سے پہلے سے نہیں جب چاہا ہی خبر ختم ہو چکیوں میں حال انیا یہ سب میں کتبِ مرقیہ میں</p>	<p>۱۱۸۵ اور کتب کو کتب میں ہی مالک و عا جو خبر ختم سے عدا آتی ہے کب اسی مالک سے کتب کے ان شہد ہر کتبِ مرقیہ کی کتب کو کھو کھو پائی</p>
<p>۱۱۸۶ اگر خواب میں میں دیکھتی آس شاہ اکم کو ہو جاتی تسلی سی تو چھ گشتہ ہم کو</p>	<p>۱۱۸۷ کچھ رحم تو حالت پر مری کھا دیکھے مانا بیار ہوں کچھ تو بخنے فرما دینگے مانا</p>	<p>۱۱۸۸ مانی سے لگی کہنے کہنے بھی تسنا ہے جو مرد پر نور سے مانا سے کہا ہے</p>
<p>۱۱۸۹ دکھائے اگر خواب میں آنے کے صورت اس دور میں کتبِ مرقیہ کی صورت میں کتب میں اس طرح سے کتبِ مرقیہ کی صورت لاف بھی ہو گی نہ کتبِ مرقیہ کی صورت</p>	<p>۱۱۹۰ کتبِ مرقیہ کی کتب میں کتبِ مرقیہ کی صورت ساتھ کتب میں کتبِ مرقیہ کی صورت اور کتب کی کتب میں کتبِ مرقیہ کی صورت کتبِ مرقیہ کی کتب میں کتبِ مرقیہ کی صورت</p>	<p>۱۱۹۱ کتبِ مرقیہ کی کتب میں کتبِ مرقیہ کی صورت تیار کتب میں کتبِ مرقیہ کی صورت اس دور میں کتبِ مرقیہ کی صورت کتبِ مرقیہ کی کتب میں کتبِ مرقیہ کی صورت</p>
<p>۱۱۹۲ ماری سے بھی کتبِ مرقیہ کی صورت دن رات کی ایذا تو اس طرح سے ماری</p>	<p>۱۱۹۳ ماری سے بھی کتبِ مرقیہ کی صورت بابا کی جدائی سے یہ باویدہ تر ہے</p>	<p>۱۱۹۴ اس دشت میں بیات سے یہ کیا دیکھے بابا کیا گلشنِ جنت کو سفر کر کے بابا</p>

۱۷۷۷
 تیرا ہے منہ کسی کیسی :- بابا کی تستانی
 کیا تعلق ہوا افتخار کا جس ان
 اکبر کی ملی خاک میں افسوس ہوان
 عیاش کو کیوں قتل کیا فون منہ
 آن گولن کا کیا جرم کیا شاد الم نے

۱۷۷۸
 کھرا قاتل کا ہوا ہو گیا پال پو
 اس نام کو باقی نہ رہا جو دیکھا رومال
 زینت لایا تو آدو ہوا ہو دیکھا کیا حال
 منگلتے ہو دیکھتے صبیحے کی پیوچی کو
 تم کہہ سوا ہوا دیکھا تب رومال کی کو

۱۷۷۹
 کس گناہ کا جو شہر شہدہ دہن کا
 کیا حال ہوا دیکھا مظلوم کے ق کا
 لاش بھی بڑا ہو دیکھا محتاج کفن کا
 مایہ کو ملا ہو دیکھا علقہ جو رس کا
 آس گردن نازک پہنچا ہو دیکھی ایسی
 داؤد پوس نانی جھاگڑی کی تھی پیسی

۱۷۸۰
 تھی تیرا عجب طرح کی زاری
 پیو پیو کا تم تعادل بجا زمین کاری
 اس نمٹے ہو آنکھوں میں لہو تو جی
 دیکھ کر مجھے طاقت تقریر نہیں ہے
 تمہاری کی کیا قابل تیرے ہر نہیں ہے